Department of Islamic Studies 14/07/2021
M.A. Islamic Studies Semester I Paper MIS-103
Topic: Ilme Ghareeb ul Hadith.
Dr.Mohd Akram Raza

علم غریب الحدیث (مشکل اور ناموس الفاظ کے معنی کا علم)

متن میں پائے جانے والے مشکل الفاظ جو قلیل الاستعمال ہونے یا مختلف معانی کا احتمال نکلنے کی وجہ سے ان کے معانی و مراد سمجھ میں نہ آتی ہو، اسے غریب الحدیث کہتے ہیں اس سلسلے کی سب سے پہلی تصنیف ابو عبیدہ معمر تمیمی بصری (۲۱۰ھ) کی ہے، ان کے بعد ابو عبید قاسم بن سلام (۲۲ھ) نے غریب الحدیث والآثار نامی کتاب لکھی؛ پھر ابراہیم بن اسحاق حربی (۲۸۵ھ) اور امام سلیمان بن احمد الخطابی (۳۸۷ھ) نے لکھی، ان دونوں کی کتابیں غریب الحدیث کے حوالے سے بہترین کتابیں ہیں؛ پھر بعد کے زمانے میں امام ابوالسعادات مبارک بن محمد بن محمد شیبانی معروف بہ ابن الاثیر جزری (۶۰۶ھ) نے اپنی جامع کتاب النہایۃ فی غریب الحدیث لکھی، یہ کتاب کتبِ غریب الحدیث میں سب سے جامع اور سب سے زیادہ مشہور ہے۔

علم فقہ الحدیث (حدیث سے مستنبط ہونے والے احکام و مسائل کا علم)

علم فقہ الحدیث سے مراد ان احکامِ شرعیہ کی جانکاری حاصل کرنا ہے جو نصوصِ حدیث میں صراحتاً یا دلالۃً یا اشارۃً پائے جاتے ہیں، فقہ الحدیث کے حوالہ سے سیر حاصل گفتگو ان کتب میں کی جاتی ہے، جو حدیث کی کسی کتاب کی شرح میں لکھی جاتی ہیں، جیسے:

(۱) المفہم فی شرح ما اشکل من تلخیص صحیح مسلم للقرطبیؒ (۶۷۱ھ)۔

(۲) المنہج علی صحیح مسلم ابن الحجاج المعروف بشرح النووی (۶۷۶ھ)۔

(۳) فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر (۸۵۲ھ)۔

(۴) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری لبدر الدین العینی (۸۵۵ھ)۔

(۵) بذل المجھود فی حل سنن أبی داؤد للشیخ خلیل احمد السہارنفوری (۱۳۴۶ھ)۔

(۶) اوجز المسالک الی مؤطا مالک للشیخ محمد زکریا الکاندھلوی (۱۴۰۲ھ)۔

(۷) اعلاء السنن للمحدث الفقیہ العلامۃ ظفر احمد التھانوی (۱۳۹۴ھ)۔

(۸) علم اسباب ورود الحدیث (حدیث کے شانِ نزول اور پسِ منظر کا علم)

حدیث کا سبب ورود اور ہے؛ یعنی پسِ منظر اور محرک جس کے پیشِ نظر نبی کریم ﷺ نے کوئی بات ارشاد فرمائی یا کوئی عمل کیا، اسے علم اسباب ورود الحدیث کہتے ہیں، اس علم کے ذریعہ بھی حدیث کے معنی ومفہوم سمجھنے اور اس کی صحیح حقیقت تک پہونچنے میں کافی مدد ملتی ہے؛
بسا اوقات شانِ نزول اور حدیث کا پسِ منظر نہ معلوم ہونے سے آدمی حدیث کو غلط سمجھ کر خطرناک نتائج سے دوچار ہوتا ہے، جیسے حدیث میں ہے: أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ۔ تم زیادہ جانتے ہوں اپنے دنیوی معاملہ کو۔(مسلم، كِتَاب الْفَضَائِلِ، بَاب وُجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَايِشِ الدُّنْيَا، حدیث نمبر:۴۳۵۸، شاملہ، موقع الإسلام)

اس حدیث کو بعض روشن خیال لوگوں نے معاشیات، سیاسیات واقتصادیات میں اپنی من گھڑت اسکیموں اور تدبیروں کے جواز کے لیے دلیل اور حجت بنائی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیاوی معاملات میں کسی طرح کا دخل نہیں دیا ہے؛ اگر اس حدیث کا پسِ منظر اور شانِ ورود کا علم ہوتا تو وہ اس طرح کی بات ہرگز نہیں کہہ سکتے، اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے انصارِ مدینہ کو نر اور مادہ درختوں میں جفتی کراتے دیکھا تو فرمایا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ انھوں نے ایک سال یہ عمل نہیں کیا تو پھل اچھے نہیں آئے، آپ سے شکایت کی گئی تو آپ نے فرمایا: أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث ایک خاص محل اور پسِ منظر میں بطورِ مشورہ کے کہی گئی ہے، جس کا قانون سازی سے کوئی تعلق نہیں؛ اقتصادیات ومعاشیات کے تعلق سے کئی آیات واحادیث علیحدہ سے موجود ہیں۔
یہ پانچ قسم کے علوم ہیں جو درایتِ حدیث کے عمل کے دوران ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔